روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 201 | بدھ 19 ربیع الثانی 1417ھ 4 تبوک 1375ھش 4 ستمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم اسلم صابر صاحب کیلئے خصوصی درخواست دعا

ربوہ:- 3- ستمبر- بیت المہدی کے بم دھماکے میں محترم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب شدید زخمی ہوئے ہیں- حادثے کے بعد سے آج دوپہر تک ان پر نیم بیہوشی کی حالت طاری ہے- ان کے چہرے اور سر پر شدید زخم آئے ہیں- بازوؤں اور جسم کے دوسرے حصے پر بھی ہلکے زخم ہیں- ہونٹ متاثر ہیں بائیں آنکھ شدید طور پر زخمی ہے- ان کو 6 بوتلیں خون دیا جا چکا ہے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب نے ان کا آپریشن کیا اب وہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں-

دوسرے شدید زخمی مکرم شفیق احمد صاحب دارالیمن کے نوجوان ہیں ان کے کندھے سر اور پاؤں پر شدید زخم ہیں- وہ بھی نیم بیہوش ہیں- دونوں آنکھوں پر معمولی چوٹیں ہیں- باقی صفحہ 2 پر

گولبازار ربوہ کی بیت المہدی میں بم دھماکہ - 13 زخمی

قائم مقام صدر عمومی پروفیسر اسلم صابر صاحب شدید زخمی ہوئے

دو کلو گرام کا بم عصر کی عبادت کھڑی ہونے سے چند لمحے پہلے پھٹا

زخمیوں کے لئے خون دینے والوں کا ہجوم- اخوت باہمی کا شاندار مظاہرہ

ربوہ 2- ستمبر 1996ء - یہاں گولبازار کے وسط میں واقع بیت المہدی میں عصر کی عبادت کے وقت پونے پانچ بجے بم کا ایک دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 13- افراد زخمی ہوئے جن میں سے دو افراد مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نائب صدر عمومی ربوہ (حال قائم مقام صدر عمومی) اور دارالیمن کا ایک شخص محمد شفیق شدید زخمی ہوئے- بم ڈسپوزل سکواڈ فیصل آباد کے مطابق یہ بم دو کلوگرام کا تھا اور اسے پلاسٹک ڈیوائس کہا جاتا ہے-

تفاصیل کے مطابق پونے پانچ بجے بیت المہدی میں عصر کا وقت ہوا تو امام بیت المہدی مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے کھڑے ہو کر مختصر سا اعلان کیا کہ احباب عبادت کے بعد درس سن کر جائیں- ابھی وہ یہ بات کر ہی رہے تھے کہ محراب کی جنوبی سمت اینٹوں والے کونے سے ملحقہ کھڑکی میں بم کا زوردار دھماکہ ہوا جس سے شعلہ پیدا ہوا اور ساری بیت المہدی دھوئیں سے بھر گئی- عبادت گزار ابھی صفیں بنانے کے لئے کھڑے نہیں ہوئے تھے- دھماکے سے عبادت گزار جن کی تعداد اندازاً 60/50 تھی بیرونی دروازوں کی طرف بھاگے- زخمیوں کو شہریوں نے اپنی کاروں اور ویگنوں میں فضل عمر ہسپتال میں پہنچایا- شدید زخمیوں کو فضل عمر ہسپتال کے اپریشن تھیٹر میں پہنچا دیا گیا- جہاں ان کا آپریشن کیا گیا- بم دھماکے کے نتیجے میں بیت المہدی کی محراب کی جنوبی طرف والی دیوار میں ایک بڑا سوراخ ہو گیا- بیت میں ہر طرف ٹوٹے شیشے ملبہ اور بعض جگہ پر خون کے دھبے گرے ہوئے تھے- بیت الذکر کے بیرونی صحن میں بھی جہاں دھماکے سے ٹوٹ کر گرنے والے دروازے پڑے تھے' خون کے دھبے نمایاں تھے- دھماکہ اتنا شدید تھا کہ بیت کے باہر کھڑی ہوئی دو گاڑیوں اور مسلم کمرشل بینک کے شیشے بھی ٹوٹ گئے-

زخمیوں کے نام یہ ہیں-

۱- مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نائب صدر عمومی
۲- مکرم شفیق احمد صاحب دارالیمن
۳- مکرم غلام دین صاحب سکول ٹیچر شاہ کوٹ
۴- مکرم مقبول احمد کارکن ناصر دواخانہ
۵- مکرم عبدالستار صاحب کارکن خزانہ صدر انجمن
۶- مکرم انور احمد صاحب ولد محمد سرفراز صاحب
۷- مکرم اظہر احمد صاحب ولد بشیر احمد صاحب خادم بیت المہدی
۸- مکرم محمد اسلم صاحب یو بی ایل
۹- مکرم محمود احمد صاحب کارکن راجہ ہومیو پیتھک
۱۰- مکرم بشارت احمد صاحب کارکن دفتر صدر عمومی
۱۱- مکرم غلام علی صاحب کیپ میکر گولبازار
۱۲- مکرم ریحان علی صاحب
۱۳- مکرم فتح محمد صاحب ابن مکرم عبدالرشید صاحب

دو شدید زخمیوں کے علاوہ تین معمولی زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے- باقی زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد کے بعد گھر بھجوا دیا گیا-

بم دھماکے کی اطلاع ملتے ہی اہل ربوہ کی بہت بڑی تعداد بیت المہدی پہنچ گئی- مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان پہنچ گئے جنہوں نے جائے حادثہ سے عام لوگوں کو دور رکھا- بیت المہدی کے اندر واقع بلڈ بینک میں خون دینے والوں کی بڑی تعداد جمع ہو گئی- جن میں سے 34- افراد کا خون لیا گیا- مکرم اسلم صاحب کو چھ بوتلیں خون دیا گیا اور ان کے گروپ کے حامل مزید نوجوانوں کو روک لیا گیا ہے- A پازیٹو اور B پازیٹو خون کی زیادہ ضرورت پیش آئی-

دھماکے کی خبر سنکر پولیس اور اعلیٰ حکام بھی موقع پر پہنچ گئے- آر ایم ربوہ چوہدری خالد محمود میلہ صاحب' ایس ایچ او ربوہ چوہدری سعید تلہ صاحب کے علاوہ چنیوٹ سے اے سی جناب چوہدری امیر علی صاحب اور ڈی ایس پی جناب صفدر رواہلہ صاحب بھی جائے حادثہ پر پہنچ گئے- اس کے علاوہ ایس ایس پی نثار سروعہ اور اے ڈی سی جی صاحب نے بھی جائے حادثہ کا معائنہ کیا-

بم ڈسپوزل سکواڈ فیصل آباد کے انچارج کمانڈر نور محمد صاحب فیصل آباد سے جائے حادثہ پر پہنچے انہوں نے موقع سے بم کے ٹکڑے حاصل کرنے کی کوشش کی مگر اس میں انہیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی انہوں نے بتایا کہ ایسے دھماکوں کے موقع پر بم کا کوئی ٹکڑا نہیں ملتا- انہوں نے بتایا کہ یہ بم دو کلو گرام کا تھا اور اس کو 50 گز کی حدود میں ریموٹ کنٹرول سے یا ٹائم ڈیوائس کے ذریعے وقت مقرر کر کے استعمال کیا جا سکتا ہے- یہ بارود گندھے ہوئے آٹے کی طرح کا ہوتا ہے اس لئے اس کو کسی شاپر میں' کسی ریڈیو کے خول میں یا ٹارچ میں بھی رکھا جا سکتا ہے- انہوں نے کہا کہ بم سے جو نقصان ہوا ہے اس کے اندازے کی بنیاد پر انہوں نے اپنے رائے قائم کی ہے- انہوں نے بتایا کہ کچھ عرصہ قبل فیصل آباد کے ریلوے سٹیشن پر جو بم دھماکہ ہوا تھا ربوہ کا یہ دھماکہ بالکل اس سے ملتا جلتا ہے- پہاڑیاں اڑانے کے لئے جو بارود استعمال کیا جاتا ہے اس جگہ بھی ویسا ہی آتش گیر مادہ استعمال کیا گیا-

پولیس کے ذرائع نے بتایا کہ دھماکے کی خبر ملتے ہی ربوہ سے باہر جانے والے تمام راستوں کی

باقی صفحہ 7 پر

ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4- تبوک 1375 ھش — 4 - ستمبر 1996ء

دعا - خدا تعالیٰ پر یقین کا ذریعہ

دعا کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ ہماری جائز ضرورتیں اور خواہشات پوری ہوں ہم امن سے زندگی گزار سکیں اور ہمارے دل کو اطمینان رہے کہ ہمیں جیسا ہونا چاہئے ہم ویسے ہی ہیں۔ یہ تو ہے ہماری اپنی ضرورتوں کی بات۔ لیکن دعا کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ حقیقی طور پر دعا کے بغیر خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے اس سب کا کرنے والا کوئی نہ کوئی موجود ہے وہ ایک طاقت ہے۔ ایک قدرت ہے۔ اور اسی کو ہم خدا تعالیٰ کہتے ہیں۔ کوئی چیز اس کے اذن کے بغیر ہل بھی نہیں سکتی۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ ایک پتہ بھی اس کے اذن کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کا پتہ صرف یوں چلتا ہے کہ ہم اس سے کچھ مانگیں اور ہمیں مل جائے یعنی ہم اس سے دعا کریں اور وہ ہماری دعا قبول کرے۔ باقی جو کچھ ہو رہا ہے وہ کیوں ہو رہا ہے اور کیسے ہو رہا ہے اور کون کر رہا ہے یہ سب باتیں ایمان لانے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آتا ہے تو اس کے لئے یہ بات یقینی ہو جاتی ہے کہ دنیا کا چلانے والا خدا ہے حتیٰ کہ ایک پتہ بھی ہلتا ہے تو اسی کے کہنے پر ہلتا ہے۔ اسی کے قانون دنیا میں رائج ہیں۔ لیکن یہ ایمان کی بات ہے۔

جہاں تک ان باتوں کے علاوہ خدا تعالیٰ پر یقین پیدا کرنے کی ضرورت سامنے آتی ہے۔ وہ صرف اور صرف دعا سے پوری ہوتی ہے۔ ہم خدا تعالیٰ سے بات کرتے ہیں۔ وہ ہماری بات کا جواب دیتا ہے ہم خدا تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں۔ وہ ہماری ضرورت پوری کر دیتا ہے اور اگر بعینہٖ اسی طرح ضرورت پوری نہ ہو تو کسی بہتر رنگ میں ہماری ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ اور ایسا کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ دو طرفین ہیں۔ ایک طرف انسان کی اور دوسری طرف خدا کی۔ ایک وہ طرف ہے جو مانگتی ہے اور دوسری وہ طرف ہے جو دیتی ہے۔ اگر انسان مانگے اور اسے کبھی کچھ نہ ملے تو اس کے دل میں یہ یقین پیدا ہی نہیں ہو سکتا کہ دوسری طرف کوئی موجود ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ بند مکان میں اگر آواز دی جائے اور وہاں سے کوئی بھی نہ بولے۔ تو اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ اس بند مکان میں کوئی موجود نہیں ہے۔ لیکن مکان بند بھی ہو اور آواز دینے پر اندر سے کوئی جواب بھی دے تو یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ نظر تو نہیں آتا لیکن کوئی شخص موجود ضرور ہے۔ پس خدا تعالیٰ کو آواز دینا اس کے وجود پر یقین لانے کے لئے انتہائی ضروری ہے اور آواز دینے کا طریق سب سے بہتر یہ ہے کہ دعا کی جائے۔ صرف اللہ' اللہ' کہنے سے تو کام نہیں بنتا۔ دوسری طرف سے جواب نہیں ملتا۔ لیکن جب دعا کی جاتی ہے اور اس کا جواب ملتا ہے تو ہمارے دل میں یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ موجود ہے بلکہ وہ قدرتوں والا خدا ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہماری دعا کیسے قبول ہو۔

پس خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے اور خدا تعالیٰ کے وجود پر حقیقی طور پر یقین پیدا کرنے کے لئے دعا نہایت ضروری ہے۔ دعا کے بغیر یہ ممکن ہی نہیں۔ امکانی طور پر تو انسان کہہ سکتا ہے کہ خدا ہے۔ لیکن یقین اسے اس وقت ہوتا ہے جب اس کی بات کا جواب ملتا ہے' جب اس کی دعا سنی جاتی ہے۔ جب اس کی ضرورتیں وہ پوری کرتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ پر نہ صرف ایمان لائیں بلکہ یقین پیدا کرنے کے لئے اس سے دعائیں کرتے رہیں۔ دعائیں خدا کے فضل سے ایک نہایت موزوں ذریعہ ہے خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین پیدا کرنے کا۔ اور اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی توفیق دے۔

اوروں کے خیالات کو الفاظ دیئے ہیں
جو چاک نہ سیتا تھا کوئی میں نے سیئے ہیں
ہو پائی جو نیکی وہ ہر اک شخص سے کی ہے
انعام میں زہراب کے کچھ گھونٹ پیئے ہیں

ابو الاقبال

○

حاصل ماہ و سال کیا شے ہے
ابتدا و مآل کیا شے ہے
اک تسلسل اگر ہے مرگ و حیات
انفصال۔ اتّصال کیا شے ہے
زخم کھانا اگر ضروری ہے
زخم کا اندمال کیا معنی
ہے فنا منتہائے زیست اگر
یہ عروج و زوال کیا معنی
وہ محبت کا لمحہ میں نے جسے
بیکراں سمجھا' بیکراں تو نہ تھا
وہ جو پل مجھ کو جاوداں سا لگا
وہ مگر عمر جاوداں تو نہ تھا
دیکھ آوارگیٔ شوق مری
لے گئی ہے کہاں کہاں مجھ کو
تشنگی ہر سراب کی جانب
لے گئی ہے کشاں کشاں مجھ کو
ڈھونڈتا پھر رہا ہوں میں تجھ کو
اپنی محرومیٔ نظر لے کر
ہجر کی رات اور اتنی طویل!
آ ذرا مژدۂ سحر لے کر
آ تجھے یاد کر رہا ہوں مَیں
دیکھ فریاد کر رہا ہوں مَیں

عبد المنان ناہید

بقیہ صفحہ ۱

ہر دو شدید زخمیوں کے لئے احباب کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ محترم اسلم صابر صاحب ٹی آئی کالج ربوہ میں عربی کے پروفیسر ہیں نائب صدر عمومی ہیں جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کامل عطا کرے۔

حیثیت سے کم چندہ تحریک جدید پیش کرنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ

○ "جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب- ایم اے

قانونِ قدرت سے آگے

یہ سوال کہ اس موقع پر (صلح حدیبیہ) عام قانون قدرت کے خلاف چشمہ کا پانی کس طرح زیادہ ہو گیا؟ معجزات کی بحث سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق ہم اس کتاب میں دوسری جگہ ایک اصولی نوٹ درج کر چکے ہیں اور اس جگہ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ دراصل معجزات کی بحث دو اصولی حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ عقلی دلائل سے تعلق رکھتا ہے جن سے معجزات کا امکان اور ان کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ اور دوسرا حصہ مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے جس سے معجزات کا عملاً وقوع میں آنا ثابت ہوتا ہے۔ عقلی دلائل کا نتیجہ صرف اس حد تک ہے کہ معجزہ وقوع میں آسکتا ہے اور یہ کہ انسان کی روحانیت کی تکمیل کے لئے اسے وقوع میں آنا چاہئے۔ مگر اس سے آگے اس بات کے ثبوت کے لئے کہ معجزہ واقعی ہوتا بھی ہے مشاہدہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور خوش قسمتی سے اس قسم کے مشاہدہ کا وجود ہر نبی کے زمانہ میں اور ہر قوم کی تاریخ میں ملتا ہے مگر افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ کی عالمگیر مادیت نے انسان کے روحانی کمالات اور روحانی حواس کو اس حد تک خاک میں ملا رکھا ہے کہ مادہ پرستی کے خیالات کے سوا کچھ باقی نہیں رہا اور انسانیت کے اعلیٰ کمالات زمین دوز دفینوں کی طرح نظروں سے دور اور آنکھوں سے مستور ہو چکے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدا کا قانون دو قسم کا ہے۔ ایک وہ جو اس کی نہ بدلنے والی سنتوں اور اس کے وعدوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً یہ کہ کوئی مردہ زندہ ہو کر اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آسکتا۔ اور دوسرا وہ جو ان دو دائروں کے علاوہ ہے مثلاً نیک اور بد بندوں کے ساتھ خدا کے سلوک کے اظہار کا طریق وغیرہ۔ پس جہاں تک اول الذکر قانون کا تعلق ہے (کلام الٰہی) بڑے زور کے ساتھ فرماتا ہے کہ وہ بالکل اٹل ہے اور نہ صرف دنیا کی تمام علمی و عملی ترقی بلکہ خدا کی شان اور وقار کا اظہار بھی اس کے اٹل ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن مؤخر الذکر قانون حالات کے اختلاف کے ساتھ اپنی صورت بدل سکتا ہے اور اس کا بدلنا خدا کی شان کے خلاف نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے اور اسی تبدیلی کے غیر معمولی ظہور کا نام معجزہ ہے۔ دراصل اگر اس دنیا کا کوئی خدا ہے جس نے اس دنیا کی چیزوں کو اور ان چیزوں کے خواص کو پیدا کیا ہے اور یہ خدا اپنے تخت حکومت سے معزول و معطل نہیں ہو گیا اور اپنے قانون کا غلام نہیں بن گیا تو پھر اس خدا میں یہ قوت تسلیم کرنی پڑے گی کہ اپنی سنت اور وعدہ کی باتوں کو الگ رکھ کر جن میں بہرحال کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی وہ کسی حقیقی ضرورت کے وقت اپنے ایسے قانون کو جو اس کی کسی سنت یا وعدہ کے دائرہ سے تعلق نہیں رکھتا خاص استثنائی رستہ پر چلا سکتا ہے یا بعض مخفی اسباب کے ذریعہ ایک ایسا ظاہری تغیر پیدا کر سکتا ہے جو بظاہر استثناء کا رنگ رکھتا ہو اور اسی استثناء یا خاص تقدیر الٰہی کے غیر معمولی ظہور کا نام معجزہ ہے۔

اور معجزہ کی ضرورت اس طرح ثابت ہے کہ جیسا کہ ہر سمجھدار انسان محسوس کرے گا محض عقلی دلیلوں کا وجود خدا کے متعلق اس حد تک کا ایمان ہرگز پیدا نہیں کر سکتا جو انسان کی روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے کیونکہ عقلی دلیلیں زیادہ سے زیادہ یہ ثابت کر سکتی ہیں کہ اس کارخانہ عالم کا کوئی خالق و مالک ہونا چاہئے مگر ظاہر ہے کہ یہ "ہونا چاہئے" والا مقام محض ایک قیاس کا مقام ہے جسے قطعی اور زندہ یقین میں بدلنے کے لئے جسے ہم "ہے" کے مقام سے تعبیر کر سکتے ہیں الہام الٰہی اور معجزہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس لئے ہر نبی اور رسول کے ساتھ معجزہ کا وجود لازم و ملزوم کے طور پر رہا ہے۔ اور (دین حق کے) معجزات سے انکار کرنے والوں کی خود اپنی کتب معجزات کے ذکر سے (جن میں سے افسوس ہے کہ اکثر فرضی اور بلا ثبوت اور سنت الٰہی کے خلاف ہیں) بھری پڑی ہیں۔ باقی رہا مشاہدہ کا سوال سو جن ابتدائی لوگوں نے آنحضرت صلعم کے معجزات بیان کئے ہیں وہ سب آنحضرت صلعم کے صحابی اور دن رات آپؐ کی صحبت میں رہنے والے تھے انہوں نے اپنا ذاتی مشاہدہ ہی بیان کیا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر روایت صحیح ہو اور راوی سچ بولنے والا سمجھدار ہو تو یہ مشاہدہ اسی طرح قابل قبول ہے جس طرح کہ دنیا کے دوسرے پختہ مشاہدات قابل قبول ہوتے ہیں۔(-)

ایک اور اصولی بات جو معجزات کے متعلق یاد رکھنی ضروری ہے اور جسے نظر انداز کرنے سے اکثر مذاہب میں بعد میں آنے والوں کی دست برد سے جھوٹے اور فرضی معجزات کا وجود پیدا ہو گیا ہے یہ ہے کہ معجزات کی غرض و غایت چونکہ ایمان پیدا کرنا یا پیدا شدہ ایمان کو مضبوط کرنا ہوتی ہے اور ایمان کے لئے اس کے ابتدائی مراحل میں کسی قدر اخفاء کا پردہ ضروری ہے اور اسی لئے (کلام الٰہی) نے اپنی ابتداء میں ہی ایمان بالغیب کے اصول کو پیش کیا ہے کیونکہ کامل مشاہدہ کے بعد ایمان کسی انعام یا تعریف کا حقدار نہیں رہتا اس لئے سنت اللہ اس طرح پر واقع ہوئی ہے کہ سچے معجزات کبھی ایسی صورت میں ظاہر نہیں ہوتے کہ گویا بالکل شہود کا رنگ پیدا ہو جائے بلکہ کسی نہ کسی جہت سے کچھ نہ کچھ اخفاء کا پردہ باقی رکھا جاتا ہے۔ اسی لئے اہل اللہ نے معجزات کی مثال دن کی تیز روشنی سے نہیں دی۔ بلکہ ایک ایسی چاندنی رات کی روشنی سے دی ہے جس میں کسی قدر بادل بھی ہوں۔ ایسی صورت میں جہاں ایک طرف توجہ اور غور سے دیکھنے والوں کو رستہ نظر آجاتا ہے وہاں دوسری طرف ضدی اور کجرو لوگوں کے لئے شک کی گنجائش بھی باقی رہتی ہے۔ البتہ بعض اوقات ایسے معجزات میں جو صرف ان (ایمان والوں) کو دکھائے جاتے ہیں جو ایمان کے ابتدائی مراحل سے آگے نکل چکے ہوتے ہیں کسی قدر شہود کا رنگ پیدا کر دیا جاتا ہے۔ مگر یہ ایک لمبا اور باریک سوال ہے جو تفصیلی بحث چاہتا ہے اور اس مختصر اور ضمنی نوٹ میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ معجزات اور آیات کا وجود برحق ہے اور (دین حق) اسے تسلیم کرتا اور ہر نبی اور رسول کے زمانہ میں اس کے ظہور کا دعویٰ فرماتا ہے مگر اول تو کوئی معجزہ خدا کی کسی نہ بدلنے والی سنت یا اس کے کسی وعدہ کے خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ایسا ہو تو دنیا میں اندھیر پڑ جائے۔ اور (کلام الٰہی) نے صراحت کے ساتھ ایسے معجزات کے وجود سے انکار کیا ہے۔ اور دوم کسی معجزہ میں جو منکرین کو دکھانا مقصود ہو نصف النہار والی روشنی پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ ایمان بالغیب کے اصول کے خلاف ہے جسے (کلام الٰہی) نے اپنی ابتداء میں ہی بڑے زور کے ساتھ پیش کیا ہے۔ مگر ان دونوں حدود کے اندر اندر معجزہ ہو سکتا ہے اور ہر نبی کے زمانہ میں ہوتا رہا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ اگر ایسے معجزات کا دروازہ بند ہو جائے تو دنیا روحانی طور پر زندہ ہی نہیں رہ سکتی۔

ایک اچھی بات

سب سے اچھا وہ انسان ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

ہماری تاریخ

الفضل 14- مئی 1926ء کے صفحہ اول پر حضرت مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کا ایک مکتوب درج ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

میرے سامنے میز پر ایک سرخ جلد کی کتاب ہے۔ یہ ایک انگریز کی تصنیف ہے اور ہمارا قابل دوست جس کا نام مسٹر جیمز سٹیوارٹ ہے عالم تصور میں اپنی کتاب کے پاس کھڑا ہے۔ میں اس کے چہرے سے واقف ہوں۔ اس کے طرز کلام سے آگاہ ہوں۔ اس کے تنقیدانہ سوالات کی مجھے یاد ہے۔ جن دنوں لندن کے بہترین مقرر ہائیڈ پارک کے سامنے ماربل آرچ کے نزدیک برطانیہ عظمیٰ کے دارالسلطنت کی آبادی اور بے شمار مختلف اقطائے عالم کے تجارت و سیر کے لئے آنے والے اجانب پر اپنے اپنے نکتہ خیال سے اثر ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان ایام میں ہمارا دوست کاغذ اور قلم سے مقررین کے کلام کا خلاصہ نوٹ کر رہا تھا۔ اس کتاب کا نام

(Hyde Park Orators And Audiences

ہائیڈ پارک کے اوریٹرز (مقررین) اور ان کے سامعین ہے۔ اس میں احمدی جماعت کے نمائندے اور سبز جھنڈے والے احمدی ممبر اور اس کی تقریر کا خاص انداز سے ذکر کیا ہے۔ مسٹر سٹیوارٹ لکھتے ہیں:-

"وہ سبز عمامہ پوش کون ہے جو ایک اجنبی زبان میں دل کش کلام پڑھ رہا ہے۔ اور جس کے گرد لوگ ادھر۔ ادھر۔ سے آکر جمع ہو رہے ہیں۔ ہمارا یہ دوست ہندوستانی ہے۔ غیر ملکی زبان کا سریلا کلام ختم ہو چکا ہے اب ہمارا مقرر فصیح انگریزی میں اپنا مذہب بیان کرنے لگا ہے۔"

اس کے بعد میری ایک تقریر کا خلاصہ اور سوال و جواب دئے ہیں۔ یہ کتاب مجھے وہ دن یاد دلاتی ہے جب میں گھنٹوں بولنے کے بعد چور ہو جاتا اور اتنا تھکتا کہ بعض وقت چلنا بھی دشوار تھا۔ اور لوگوں کو بے توجہ پا کر نہایت رنجور اور غمگین ہوتا۔ اور کبھی کبھی مایوسی دور سے اپنی بھیانک شکل دکھاتی۔ جسے میں ایمان کا لٹھ دکھا کر واپس کر دیتا تھا۔ اب یہ کتاب ہر مذہب و ملت کے پیرو پڑھتے ہوں گے اور ان کو میرے ذریعے دین حق اور احمدیت کا علم ضرور ہوتا ہو گا۔ اور اس طرح گویا تیر اور گیسٹ کی مثال صادق آگئی جو کبھی خطا نہیں جاتے۔ اس بات پر سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اس لال کتاب کے ساتھ ساتھ ہمارے مربیان لندن کی رپورٹیں ہیں۔ دنیا کے سب سے بڑے شہر اور مسیحیت کے مرکز میں دعوت الی اللہ کے لئے ماہوار رسالہ اور تقریروں و خط و کتابت اور ملاقات کے ذریعے کامیابی سے اپنا فرض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ احمدیہ بیت الفضل کا سفید گنبد لندن کے تاریک آسمان کے نیچے ومبلڈن کامن کے قریب سیب

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالقادر

ورقہ بن نوفل

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا کے بیٹے تھے، بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے

"ورقہ ایک ایسا آدمی تھا جو زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گیا تھا اور عبرانی کتاب لکھا کرتا تھا۔ یعنی جس قدر اللہ کو منظور ہوتا انجیل کو عبرانی میں لکھا کرتا تھا وہ بڑا بوڑھا آدمی تھا بینائی بھی جا چکی تھی۔"

گویا ورقہ بن نوفل قریش عرب سے تھے۔ دین حق کی تلاش میں عیسائی ہو گئے۔ حنفاء عرب میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ ان چار شخصوں میں سے ایک ورقہ بن نوفل تھے جنہوں نے دین ابراہیمؑ کی تلاش میں بت پرستی چھوڑ دی تھی۔

"ان چاروں شخصوں نے باہم عہد کیا کہ ہم اس بات کو خوب جانتے ہیں، کہ ہماری قوم بالکل گمراہ ہے اور دین ابراہیمؑ کو بھول کر خطا میں پڑ گئی ہے۔ ایسے پتھروں کی پرستش کرتی ہے جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں، نہ کچھ نفع یا ضرر پہنچاتے ہیں۔ پس ہم کو لازم ہے کہ ملک در ملک پھر کر مذہب ابراہیمؑ اور دین حنیف کی تلاش کریں۔ .... چنانچہ ورقہ بن نوفل نے نصرانیت اختیار کی اور اہل کتاب سے آسمانی کتابوں کا علم حاصل کیا۔" (ص 114)

ورقہ بن نوفل کی بہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب کے ذبح ہونے کی منت اور ذبح سے بچ جانے کے واقعہ سے متاثر ہو کر یہ خیال کیا کہ ان کی اولاد میں نبی موعود نے آنا ہے، عبداللہ بن عبدالمطلب کے چہرے پر ایک خاص نور دیکھ کر ان سے درخواست کی کہ آپ مجھ سے شادی کر لیں۔ اس درخواست کی وجہ تاریخ ابن ہشام میں بایں الفاظ لکھی ہے:۔

"اس عورت نے نے اپنے بھائی ورقہ بن نوفل سے جو نصرانی ہو گئے تھے اور آسمانی کتابوں کی تلاوت کیا کرتے تھے سنا تھا کہ اس امت میں ایک نبی ہونے والا ہے اور اسی لئے اس نے خواہش کی تھی کہ وہ نبی میرے بطن سے ہو۔"

واللہ اعلم یہ روایت کہاں تک درست ہے۔

حضرت خدیجہؓ نے اپنے غلام میسرہ سے سفر شام کے حالات سنے۔ ایک راہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں جب آپؐ ایک درخت کے نیچے آرام فرما تھے، یہ الفاظ کہے:۔

"اس درخت کے نیچے سوا نبی کے اور کوئی نہیں بیٹھ سکتا۔"

اس سفر میں میسرہ نے (کشفی نظر سے) دیکھا کہ "جس وقت سخت گرمی ہوتی تھی، دو فرشتے اپنے پروں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کرتے تھے۔"

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے وہ واقعات جو اپنے غلام میسرہ سے سنے تھے اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل سے بیان کئے جو عیسائی ہو گئے تھے۔ اور آسمانی کتابوں کا بخوبی علم رکھتے تھے۔ انہوں نے خدیجہؓ کو جواب دیا اگر یہ باتیں حق ہیں تو اے خدیجہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اس امت کے نبی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ضرور اس امت میں نبی ہونے والا ہے اور یہی زمانہ اس کے ظہور کا ہے۔ مگر دیکھئے کس وقت ظہور ہوتا ہے میں اس نبی کا اشد انتظار رکھتا ہوں اور شوق کی حالت میں اس نے ایک قصیدہ بھی کہا۔

(تاریخ ابن ہشام ص 98-99 اردو ترجمہ)

حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے نکاح کے بارہ میں بھی ورقہ بن نوفل سے مشورہ کیا۔ انہوں نے نہایت گرمجوشی سے اس مبارک عقد کی تائید کی۔ (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام زیر لفظ ورقہ بن نوفل)

غار حرا میں نزول وحی کے بعد حضرت خدیجہؓ اپنے محبوب خاوند کو اپنے چچا زاد بھائی ورنہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا۔ "بھائی! ذرا اپنے اس بھتیجے کی بات تو سن لو۔" اس نے کہا۔ ہاں کیا معاملہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ماجرا سنا دیا۔ جب ورقہ ساری کیفیت سن چکا تو بولا کہ۔

"یہ وہی فرشتہ (ناموس) ہے جو حضرت موسیٰ پر وحی لاتا تھا۔ اے کاش مجھ میں طاقت ہوتی، اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں۔ جب تیری قوم تجھے وطن سے نکال دے گی۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہو کر پوچھا "کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟" "ورقہ نے کہا ہاں! کوئی رسول نہیں آیا کہ اس سے اس کی قوم نے عداوت نہ کی ہو۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ تیری مدد کروں گا۔"

(بخاری کتاب بداء الوحی)

تاریخ ابن ہشام میں بعض ایسی روایات بھی ہیں جو احادیث کے پایہ کی نہیں ہیں۔ مثلاً یہ روایت کسی حدیث میں نہیں ہے۔ تاریخ ابن ہشام میں موجود ہے کہ:۔

"جب حضورؐ غار حرا (میں روحانی ریاضت) کے ایام پورے کر چکے تو حسب دستور خانہ کعبہ میں آپؐ نے جا کر طواف کیا۔ وہیں آپؐ سے ورقہ بن نوفل بھی ملے اور عرض کیا کہ اے میرے بھائی کے فرزند سنائیے آپ نے کیا دیکھا اور کیا سنا؟ آپ نے اپنا سارا واقعہ ان کے سامنے دہرا دیا۔ انہوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک تم اس امت کے نبی ہو اور تمہارے پاس وہی ناموس اکبر آیا جو حضرت موسیٰ کے پاس آیا تھا۔ اور بے شک تم کو لوگ جھٹلائیں گے اور تکلیف پہنچائیں گے اور تم سے لڑیں گے اور تم کو اس شہر سے نکال دیں گے اور اگر میں اس روز تک زندہ رہا تو ضرور تمہاری مدد کروں گا۔ پھر ورقہ نے حضورؐ کے سر مبارک کو بوسہ دیا اور حضورؐ وہاں سے اپنے مکان میں تشریف لے آئے"

(تاریخ ابن ہشام ص 120)

اس روایت کے مستند ہونے میں کلام ہے۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہوتا تو صحاح ستہ میں ضرور اس کا ذکر ہوتا۔

بخاری شریف میں ہے کہ غار حرا کے واقعہ کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو گیا۔ ابن ہشام میں ہے کہ حضرت بلالؓ کے قبول اسلام کے بعد بھی وہ زندہ تھے۔ یہ حصہ بھی محل نظر ہے۔ تاریخ ابن ہشام میں ہے کہ:۔

"ایک روز امیہ حضرت بلالؓ کو تکلیف پہنچا رہا تھا اور آپؓ فرماتے تھے احد احد ورقہ بن نوفل کا ادھر سے گزر ہوا اور انہوں نے کہا اے بلال! قسم ہے خدا کی احد ہی احد ہے۔ پھر امیہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اگر تم لوگ اس کو قتل کرو گے تو قسم ہے خدا کی میں اس کی قبر کو زیارت گاہ بنا دوں گا جس سے لوگ برکت حاصل کریں گے (ص 153)

ظاہر ہے کہ ورقہ بن نوفل کے مستند حالات بہت تھوڑے ہیں۔ کلام الٰہی میں ہے۔

یہ قرآن اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں موجود ہے۔ کیا ان کے لئے یہ اس کی صداقت کی دلیل نہیں کہ بنی اسرائیل کے علماء اس سے واقف ہیں"

اب آیئے دیکھیں کہ ورقہ بن نوفل کے سامنے وہ کون سی بشارات تھیں جن کے پیش نظر انہوں نے نبی موعود کی شناخت کر لی۔ ورقہ بن نوفل کا خیال تھا کہ:۔

1 آنے والے پیغمبر کا زمانہ قریب ہے۔
2 اس نے قریش مکہ سے مبعوث ہونا ہے۔
3 اس پر اس ناموس نے ظاہر ہونا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی لایا تھا۔
4 وہ فرشتوں کے سایہ میں پروان چڑھے گا۔
5 غار حرا والا واقعہ بشارات ماسبق کے مطابق ہے کیونکہ صحف سماوی میں نزول وحی کی کیفیت بیان ہوئی ہے۔
6 قوم اسے تکلیف دے گی اور وطن سے نکال دے گی۔

یہ باتیں صحف بائیبل میں بیان ہوئی ہیں مشکل یہ ہے کہ ان بشارات کا غلط ترجمہ کر دیا جاتا ہے جس کے باعث خصوصیات نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ پس تحقیق میں عبرانی متن کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ ورقہ بن نوفل کے سامنے عبرانی کا متن تھا۔

پہلی بات دو فرشتوں کا سایہ فگن ہونا۔ ورقہ بن نوفل نے اس نشانی کی تصدیق کی۔

بائبل کا یونانی نسخہ سومینیہ تیسری صدی قبل مسیح میں قدیم ترین عبرانی متن سے ترجمہ ہوا۔ اس میں حبقوق نبی کی بشارات کے یہ الفاظ ہیں جو کہ باقی نسخوں میں بہت مختلف ہیں۔ نبی موعود کے متعلق فرمایا:۔

دو زندہ چیزوں کے درمیان سے تیرا سراپا ظہور فرما ہو گا۔ جب تیرا عہد قریب آئے گا تجھے پہچان لیا جائے گا۔ ساعت مقررہ پر تو ظاہر ہو جائے گا"

(یروشلم بائبل نوٹ حبقوق 3/1 باب)

یہ بشارت اس وقت بلفظہ پوری ہو گئی۔ جب میسرہ نے کشفی نظر میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دو فرشتے سایہ فگن ہیں۔ اور اس نشانی سے ورقہ بن نوفل نے آپؐ کو پہچان لیا کہ ہو نہ ہو یہی نبی موعود ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

غار حرا میں نزول وحی کی کیفیت یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں بیان ہوئی ہے۔ تراجم میں اس کی خصوصیات واضح نہیں ہیں، پردہ اخفاء میں رہتی ہیں۔ نیو ورلڈ ٹرانسلیشن میں ترجمہ بڑی حد تک اصل کے مطابق ہے۔

یسعیاہ نبی کی بشارت میں بدء الوحی کی کیفیت کا ذکر ہے۔ الفاظ یہ ہیں:۔

"اور ساری رؤیا (نبوۃ کاملہ) تمہارے نزدیک سربمہر کتاب کے مضمون کی مانند ہو گی جسے لوگ (اہل کتاب کے) کسی پڑھے لکھے کو دیں اور کہیں کہ اس کو پڑھ اور وہ کہے میں پڑھ نہیں سکتا کیونکہ یہ سربمہر ہے اور کتاب (نبوۃ) لازماً کسی ایسے آدمی کو دی جائے گی جو کہ ناخواندہ ہے (کوئی ہستی اسے کہتی ہے) اس کو بلند آواز سے پڑھئے اور وہ کہتا ہے کہ میں پڑھنا نہیں جانتا"

پھر لکھا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ:۔

"بہرے اس کتاب کی باتیں سنیں گے اور اندھوں کی آنکھیں تاریکی اور اندھیرے میں سے دیکھیں گی۔ تب مسکین خداوند میں زیادہ خوش ہوں گے اور غریب و محتاج اسرائیل کے قدوس میں شادمان ہوں گے۔ پھر ظالم فنا ہو جائے گا اور ٹھٹھا کرنے والا نابود ہو گا اور سب جو بدکرداری کے لئے بیدار رہتے ہیں کاٹ ڈالے جائیں گے۔"

(یسعیاہ 11-12/29 و 18-21/29)

اس بشارت میں واضح طور پر یہ بتایا گیا کہ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہو گی تو وہ کہے گا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا امی محض ہوں اتنی بڑی ذمہ داری کیسے اٹھا لوں؟ اس زمانہ میں اہل کتاب پر نبوت کامل سربمہر ہو جائے گی پھر اس نئی کتاب

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صدیق گورداسپوری

ایک داعی الی اللہ کی وفات

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ 16۔اگست 1996ء میں محترم کرم الٰہی صاحب ظفر سابق مربی سپین کی وفات کا نہایت درد بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے جو مجھے یہاں بلجیم میں سننے کا موقعہ ملا جہاں میں ان دنوں اپنے بیٹے محمد منور کے پاس مقیم ہوں ان کی وفات سے سخت افسوس ہوا۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف ہم سب نے لوٹ کر جانا ہے محترم کرم الٰہی صاحب ظفر ایک سچے، مخلص اور جانثار خادم احمدیت تھے دعوت الی اللہ کا جذبہ آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا ان کو پیغام حق پہنچانے کی ایک لگن تھی جو ختم ہونے میں نہیں آتی تھی اور دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

نومبر 1952ء میں جب خاکسار۔ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مکرم عبداللطیف صاحب پریمی اور مکرم عبدالقدیر صاحب شاہد پہلی بار اشاعت دین حق کے لئے ربوہ پاکستان سے بذریعہ بحری جہاز لندن پہنچے تو مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر بھی سپین سے پاکستان جانے کے لئے وہاں کچھ عرصہ کے لئے قیام پذیر تھے ہم نے وہاں سے آگے افریقہ کے ممالک کے لئے روانہ ہونا تھا محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ان دنوں بیت الفضل لندن کے امام تھے۔

دسمبر کا مہینہ شروع ہو چکا تھا سردی سخت تھی برف باری بھی ہوتی تھی اس وقت مشن ہاؤس Melrose Rd. پر تھا اور ہیٹنگ کا کوئی مناسب انتظام نہیں تھا ہم تہہ خانے میں کوئلے وغیرہ جلا کر گرمی کا سامان کرتے۔

ایسی حالت میں ایک روز مکرم ظفر صاحب کہنے لگے چلو ہائیڈ پارک جا کر وہاں دعوت الی اللہ کرتے ہیں چنانچہ ہم وہاں آپ کے ساتھ گئے ہائیڈ پارک کا ایک حصہ اس بات کے لئے مخصوص ہے کہ وہاں ہر مذہب و ملت کا نمائندہ آزادانہ طور پر اپنے مذہب کے بارہ میں تقریر کرتا ہے اور سوالات کے جوابات دیتا ہے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بھی وہاں تقریر کرتے رہے اور آپ کے عیسائیوں سے بعض مناظرات بھی ہوئے۔

وہاں جب ہم شام کے قریب پہنچے تو عجیب نظارہ تھا جہاں ایک طرف ایک عیسائی مناد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابنیّت اور الوہیّت ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا تو دوسری طرف ایک یہودی مقرر آپ کا نہایت نازیبا الفاظ میں ذکر کر رہا تھا مگر کوئی عیسائی اس وجہ سے اس کا سر پھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا'

ہم بھی ایک کونے میں کھڑے ہو گئے مکرم مبارک احمد ساقی نے تلاوت کی اور اس کے بعد محترم کرم الٰہی صاحب ظفر نے تقریر شروع کی اور فضائل دین حق کو بیان کرنا شروع کیا چند منٹ کے بعد ہر طرف سے سوالات کے جوابات کا مطالبہ شروع ہو گیا بعض ان میں سے شراب کے نشہ میں مخمور تھے بار بار سوالات کرنا چاہتے چنانچہ مکرم ظفر صاحب نے ہمیں کہا کہ ان کو کچھ دور رکھیں تاکہ باقی کے سوالات کے جوابات دے سکوں۔ یہ سوال و جواب کا سلسلہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا شام ہو چکی تھی سردی سے ہمارے جسم کانپ رہے تھے پاؤں سن ہو چکے تھے ہم نے ظفر صاحب سے کہا کہ اب بس کریں مگر آپ تو دعوت الی اللہ میں مگن تھے بہرحال ہمارے اصرار پر آپ وہاں سے نکلے اور قریبی ایک ریسٹوران میں کافی وغیرہ پی کر جسم گرم کئے اور رات گئے واپس مشن ہاؤس آئے اللہ تعالیٰ محترم ظفر صاحب کو غریق رحمت کرے اور جنت میں بلند درجات عطاء فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبر و تحمل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔

بقیہ صفحہ 3

ناشپاتی اور آلوچہ کے درختوں والے احمدیہ نشان کے اندر چمک رہا ہے۔ بیت الفضل کی تکمیل اور افتتاح کے بعد اس کے پہلے امام مولوی عبدالرحیم صاحب درد ہوں گے۔ اور شیخ فرید صاحب پہلی دفعہ عبادت کے لئے بلائیں گے۔ اور نیر اس خیال سے خوش ہے کہ بیت کی بنیاد حضرت امام جماعت الثانی کے ہاتھوں اور اس کے زمانہ خدمت لندن میں رکھی گئی۔ اور کہ موجودہ امام اس کا ہم نام ہے۔ اور احمدی جماعت اس لئے مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس کی دعاؤں کوششوں اور قربانی کا نتیجہ ہے کہ مغرب میں (عبادت) کرنے والے لوگوں کو بلایا جانے کا عمل اس کے افراد کے ذریعے ہو رہا ہے۔

خدا کی راہ میں شجاع بنو۔ کبھی بھروسہ نہ کرے کہ ایک رات میں زندہ رہوں گا۔ بھروسہ کرنے والا ایک شیطان ہوتا ہے۔ انسان بہادر بنے۔ یہ بات زور بازو سے نہیں ملتی۔ دعا کرے اور دعا کروائے صادقوں کی صحبت اختیار کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مولانا عبدالباسط شاہد

آپ کی تلاش ہے

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت ثانی ایک خوبصورت عظیم الشان سلسلہ کوہ کی طرح جس کی ایک چوٹی کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری بلند سے بلند تر آتی چلی جاتی ہے متنوع خوبیوں کا پیکر حسین تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والے بھی شوق و جذبہ سے کام کرنے والے پر عزم و پر ولولہ ہوں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اور احباب کی تربیت کے پیش نظر آپ مختلف سکیمیں اور تحریکات جاری فرماتے رہے۔

مندرجہ ذیل اعلان بھی آپ کی قائدانہ صلاحیتوں کا مظہر ہے۔ آپ کی تلاش ہے کے عنوان کے تحت آپ فرماتے ہیں۔

1۔ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں؟ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔

2۔ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں؟ آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے؟ آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں۔

3۔ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں؟ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں؟ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں۔ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

4۔ کیا آپ (-) کر سکتے ہیں؟ جس کے معنی ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے باتیں نہ کرنا۔

5۔ کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر۔ بغیر اس کے آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں۔ ناواقفوں اور ناآشناؤں میں۔ دنوں۔ ہفتوں اور مہینوں۔

6۔ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ دریاؤں کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

7۔ کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا " کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ اپنی سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں کہ ٹھہر جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں۔ لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

8۔ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا بلکہ ہر ناکامی کو آپ اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں تو اچھا (داعی) اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں؟ خدا کے ایک بندہ کو دیر سے آپ کی تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈھ اس شخص کو اپنے صوبہ میں۔ اپنے شہر میں۔ اپنے محلہ میں۔ اپنے گھر میں اپنے دل میں کہ (دین) کا درخت مرجھا رہا ہے اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہو گا۔

مذکورہ بالا آٹھوں امور ایسے ہیں جو زندگی کا بہترین لائحہ عمل اور ترقی و سربلندی کا ضامن بن سکتے ہیں۔ اگر بہ نظر امعان دیکھا جائے تو یہ امور نہایت احسن رنگ میں حضرت صاحب کی ذات میں ضوفگن تھے یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ آٹھ امور آپ کی سیرت کے آٹھ عنوان ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

رزق سے ڈر کر انسان کو کسی عادت کا پابند نہ ہونا چاہئے۔ اگر اس کا خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو خدا تعالیٰ رزاق ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ دار میں ہوں۔ یعنی باریک سے باریک گناہ جو ہے اسے خدا سے ڈر کر جو چھوڑے گا خدا تعالیٰ ہر مشکل سے اسے نجات دے گا۔ یہ اس لئے کہا کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں۔ ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکلات آ پڑتی ہیں کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اسے ہر مشکل سے بچائے گا۔ پھر آگے ہے (-) یعنی ایسی راہ سے اسے روزی دے گا کہ وہ اس کے گمان میں بھی نہ ہو گی۔ ایسے ہی دوسرے مقام پر ہے (-) جیسے ماں اپنی اولاد کی والی ہوتی ہے ویسے ہی وہ نیکیوں کا والی ہوتا ہے۔ پھر فرماتا ہے (-) یعنی جو کچھ تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور تمہارا رزق آسمان پر ہے۔ جب انسان خدا پر سے بھروسہ چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان اسی کا ہوتا ہے جو اسے ہر بات پر قادر جانتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 11- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس از حضرت صاحب (نیا)
1-00 احمدیہ ٹی وی لائف سٹائل- المائدہ- اچار
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 عربی سیکھئے- (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات- بچوں کی دیکھ بھال حصہ اول- میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت- مہمان ڈاکٹر امتہ الرقیب-
6-30 ایک نو احمدی سے گفتگو-خدمت حسین صاحب
7-00 (صبح) اردو کلاس- از حضرت صاحب (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس- از حضرت جماعت احمدیہ الرابع 96-9-10 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)
11-00 رشین پروگرام
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام/اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 افریقن پروگرام
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-11 (نیا)
7-00 درثمین ساتواں حصہ-
7-30 متفرق پروگرام
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کی بچوں سے ملاقات (نیا)
11-00 جرمن پروگرام (1) حضرت صاحب کا دورہ جلسہ سالانہ (2) ٹک ٹیک- کوئز پروگرام

بدھ-12- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس- از حضرت صاحب (نیا)
1-00 احمدیہ ٹی وی لائف سٹائل- المائدہ- اچار گوشت
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-9-11 (دوبارہ)
3-00 عربی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ-نظم
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- بچوں سے حضرت صاحب کی ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 درثمین- ساتواں حصہ (دوبارہ)
6-30 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) اردو کلاس- از حضرت صاحب (دوبارہ)
8-00 عربی زبان سیکھئے- (دوبارہ)
8-30 عربی پروگرام قصیدہ- نظم
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت جماعت احمدیہ الرابع 96-9-11 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- بچوں سے حضرت کی ملاقات (دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹی وی لائف سٹائل- المائدہ- اچار گوشت (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام- سیرت حضرت بانی سلسلہ از مولوی محمد حسین صاحب- حصہ دوم
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 چینی پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-9-12 (نیا)
7-00 کوئز پروگرام- فائنل- فیصل آباد- پشاور- کراچی
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 لقاء مع العرب (نیا)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- یسرنا (-)
11-00 جرمن پروگرام (1) میں آپ کے ساتھ شریک ہوں- (2) سپورٹس پروگرام

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30738 میں نیلم نواز زوجہ پروفیسر محمد نواز احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ایجوکیشن اکیڈمی عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ افغان آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- حق مہر وصول شد پچیس ہزار روپے اور زیورات طلائی وزن بیس تولہ مالیتی اسی ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3200 روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ سکول مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ نیلم نواز مکان نمبر 768 گلی نمبر 12 محلہ افغان آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر1 حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر 27002 گواہ شد نمبر2 کرامت علی بجہ وصیت نمبر 27003-

مسل نمبر 30739 میں پیر انعام الرحمان ولد پیر عبد الرحمان قوم سید پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان کالونی نمبر1 فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- مکان نمبر G 631 گلستان کالونی فیصل آباد برقبہ ساڑھے تین مرلہ کا نصف حصہ مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2370 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل

صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد پیر انعام الرحمان G/631 گلستان کالونی نمبر1 فیصل آباد گواہ شد نمبر1 پیر عبد الرحمان وصیت 6485 والد موصی گواہ شد نمبر2 شیخ عبد الرشید ظفر نگران حلقہ گلستان کالونی نمبر1 فیصل آباد-

مسل نمبر 30740 میں نجمہ شیریں زوجہ پیر انعام الرحمان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم پچیس ہزار روپے (2) زیورات طلائی وزنی 8 تولہ دس ماشہ مالیتی 45 ہزار روپے (3) زیورات نقرئی انگوٹھی چار چوڑیاں پازیب مالیتی پندرہ صد روپے کل جائیداد مالیتی اکہتر ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ 1725 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ نجمہ شیریں G/631 گلستان کالونی نمبر1 فیصل آباد گواہ شد نمبر1 پیر انعام الرحمان خاوند موصیہ مسل نمبر 30739 گواہ شد نمبر2 شیخ عبد الرشید ظفر نگران حلقہ گلستان کالونی نمبر1 فیصل آباد-

مسل نمبر 30741 میں کوثر خاتون زوجہ محمد رفیق قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/17 دار الرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (1) پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع طاہر آباد ربوہ (2) زیورات تین تولہ مالیتی پندرہ ہزار روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند محترم دو ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ کوثر خاتون 4/17 دار الرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد رفیق کھوکھر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 مجید احمد وصیت نمبر 28631-

مسل نمبر 30742 میں امتہ المجیب ہما احمد زوجہ ڈاکٹر منیر احمد خان قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار النصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- حق مہر بذمہ خاوند محترم بیس ہزار روپے اور زیورات طلائی 350 گرامز اور 900 ملی گرامز مالیتی 121270 روپے کل جائیداد مالیتی ایک لاکھ اکیس ہزار دو ستر روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ المجیب ہما احمد مکان نمبر32-31 دار النصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 مرزا مجیب احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر2 مرزا مبارک احمد صاحب دادا موصیہ۔

مسل نمبر30743 میں سید سعادت احمد منیر ولد سید مروت حسین صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-4-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت وظیفہ از جامعہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید سعادت احمد منیر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر23648 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر29406۔

مسل نمبر30744 میں امتہ السلام زوجہ محمد اشرف ٹیکر ماسٹر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر مبلغ دو ہزار روپے اور زیورات طلائی چھ تولہ مالیتی تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ السلام 2/1 دار الیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد سعید وصیت نمبر19956 برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 بشیر احمد وصیت نمبر12505۔

مسل نمبر30752 میں نجم النساء بنت محمد رشید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری پنشنر ٹیچر عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الفتوح ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے تین تولہ مالیتی۔/18900 روپے۔ 2۔ نقد رقم۔/200000 روپے۔ 3۔ مکان برقبہ 5 مرلہ مالیتی۔/175000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/393900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نجم النساء بنت محمد رشید 4/C دار الفتوح ربوہ گواہ شد نمبر1 غلام یاسین وصیت نمبر25583 گواہ شد نمبر2 محمد اشرف وصیت نمبر 20070۔

مسل نمبر30753 میں قمر الزماں ولد محمد اصغر صاحب قوم ابڑو پیشہ طالب علم عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھنڈو ضلع لاڑکانہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قمر الزماں طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد کاہلوں وصیت نمبر20382 گواہ شد نمبر2 فرید احمد نوید وصیت نمبر27071۔

مسل نمبر30754 میں ملک نصیر محمد ملتانی ولد غلام محمد ملتانی قوم لڑکا اعوان پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی ربوہ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 9 مرلہ نمبر53 واقع دار العلوم شرقی حلقہ برکت مالیتی۔/21000 روپے۔ اور ٹی وی 20 انچ مالیتی۔/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2720 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک نصیر محمد ملتانی کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد یاسین خان وصیت نمبر20343 گواہ شد نمبر2 غلام رسول کوارٹر 67 صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

بقیہ صفحہ 1

ناکہ بندی کر دی گئی تھی۔ اور ہر آنے جانے والے کو چیک کیا جا رہا ہے۔ پولیس کے ذرائع بم دھماکے کے کسی ذمہ دار کا اندازہ لگانے سے قاصر تھے۔ ان کی رائے تھی کہ یہ بم دھماکہ بھی ملک میں جاری عمومی تخریبی کارروائیوں کا حصہ ہے۔

بم دھماکے میں جو لوگ زخمی ہوئے ان میں سے بعض سے نمائندہ الفضل نے انٹرویو کیا۔

مکرم غلام علی صاحب کیپ میکر گولبازار کے بازو پر زخم آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بم دھماکے کے ساتھ ہی میری سماعت بند ہوگئی۔ اس وقت صوبیدار صلاح الدین صاحب اعلان کر رہے تھے نمازی ابھی بیٹھے ہوئے تھے میں محراب کے سامنے وسط میں دوسری صف میں تھا۔

مکرم بشارت احمد صاحب کارکن دفتر صدر عمومی نے بتایا کہ وہ دھماکے کے وقت دوسری صف میں تھے۔ ان کے جسم کے تین چار جگہوں پر معمولی زخم آئے۔ دھماکے کے اثر سے ان کے بھی کان بند ہوگئے۔

مکرم محمود احمد صاحب کارکن راجہ ہومیو پیتھک نے بتایا کہ وہ تیسری صف میں تھے کہ آگ کا ایک شعلہ سا نکلا اور زوردار دھماکے سے بیت میں دھواں پھیل گیا دھواں اتنا شدید تھا کہ کوئی چیز اندر نظر نہ آتی تھی۔

مکرم غلام دین صاحب شاہ کوٹ کے علاقے میں سکول ٹیچر ہیں۔ ان کے بیٹے ذیشان کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اور وہ عرصہ 3 ماہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج تھا۔ آج اسے چھٹی ملنے والی تھی۔ عصر کی عبادت کی ادائیگی کے لئے یہ بیت المہدی پہنچے۔ ان کے بازو، سینے اور پیٹ پر زخم آئے۔

مکرم مقبول احمد صاحب دوسری صف میں محراب کے پیچھے تھے۔ ان کو دو تین جگہ پر معمولی زخم آئے۔ ان کو ایک ویگن والے فضل عمر ہسپتال لے آئے۔

مکرم عبد الستار صاحب کارکن خزانہ خاصے زخمی ہوئے۔ ان کے بائیں بازو ٹانگ اور چہرے پر زخم آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے امام بیت المہدی مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب کو کہا کہ پونے پانچ ہو گئے ہیں عبادت کا وقت ہو گیا ہے۔ اس پر صوبیدار صاحب نے مختصر سا اعلان کیا۔ اسی دوران میں دھماکہ ہو گیا۔

اخوت کے مظاہرے اہل ربوہ نے اس موقعہ پر اخوت و محبت کے بے مثال مظاہرے کئے۔ کاروں اور ویگنوں والوں نے فوری طور پر زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا۔ بلڈ بینک میں خون دینے والوں کا ہجوم ہو گیا۔ ہر شخص کا اصرار تھا کہ پہلے اس کا خون حاصل کیا جائے۔ بلڈ بینک کے باہر ہی بیت کی ٹونٹیوں کے پاس لوگوں کو لٹا کر ان کا خون حاصل کر لیا گیا۔ جملہ اہل ربوہ بڑی تعداد میں بیت المہدی کے پاس جمع ہو گئے مگر خدام ان کو روکتے رہے۔ اس پر لوگ دور ہی رک جاتے رہے۔ حادثہ کے بعد کوئی بد نظمی یا گڑ بڑ نہیں ہوئی نہ ہی افراتفری سے کسی کو کوئی نقصان پہنچا۔ بعض زخمی جو معمولی زخمی تھے انہوں نے کسی کی مدد کے بغیر ہی از خود پیدل جانے کو ترجیح دی۔ ربوہ میں اپنی نوعیت کے اس پہلے حادثے کے باوجود شہریوں کے حوصلے بلند ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

کے ذریعہ ایک انقلاب پیدا ہوگا۔ فاسد عنصر کاٹ دیا جائے گا اور صلحاء شاداں اور فرحاں ہوں گے۔

یہ بشارت ورقہ بن نوفل کے سامنے تھی اس نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزول وحی کے حالات سنے تو اس نے صاف پہچان لیا کہ یہ وہی لعل عرب ہے جس کی خبر صحف سماوی میں دی گئی ہے۔

یسعیاہ نبی کی کتاب میں "صحراء عرب" میں روحانی انقلاب کی پیشگوئی بھی ہے (3-40/6) مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں

ایک بولنے کی آواز! پکار اس نے کہا میں کیا پکاروں؟

عبرانی میں قرا پکار' مہ اقرا کیا پکاروں؟ کے الفاظ ہیں۔ بخاری شریف میں وما انا بقاری کے الفاظ ہیں۔ سیرت ابن ہشام میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو جواب دیا ماذا اقرا قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حضورؐ نے کہا "وما انا بقاری" کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ پھر جب آپؐ کو آمادہ کر لیا گیا تو فرمایا "ماذا اقرء" فرمائیے کیا پڑھوں؟ (واللہ اعلم بالصواب)

بہر کیف یہ ثابت ہے کہ صحراء عرب میں نزول وحی کا ایک عظیم واقعہ ہونے والا تھا۔ یہ بشارات اور بالخصوص تورات کی بشارت کہ نبی موعود پر موسیٰ کی مانند وحی نازل ہوگی۔ ورقہ بن نوفل کے پیش نظر تھیں علاوہ ازیں کتاب یسعیاہ میں "عرب کی بابت الہامی کلام" میں آنے والے کی ہجرت کا ذکر ہے۔ یہ سب پیشگوئیاں ورقہ بن نوفل کا سرمایہ علم تھا۔ ان بشارات کی رو سے اس نے صاف طور پر بتا دیا کہ یہی آنے والا نبی موعود ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(الفرقان ستمبر 1974ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ سندھ اسمبلی میں قائداعظم کی توہین پر ایم کیو ایم کے خلاف تحریک مذمت منظور کرلی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پیر کے روز اسمبلی میں جب ایک مقرر نے قائداعظم کا نام لیا تو ایم کیو ایم کے ایک رکن نے "ہو ہو" کی آواز بلند کی۔ سپیکر سندھ اسمبلی کے کہنے پر حکومتی رکن نے زبانی تحریک مذمت پیش کی۔ یہ تحریک ایوان نے کثرت رائے سے منظور کرلی۔ اس موقع پر ایم کیو ایم کے اراکین نے شور مچایا۔ ایم کیو ایم کے اراکین نے قائد حزب اختلاف کی عدم موجودگی میں ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ دیں اور واک آؤٹ کیا۔ وقفہ سوالات کا وقت بھی ہنگامے کی نذر ہو گیا۔ حکومتی رکن وسیم اختر نے کہا کہ قومی پرچم جلانے والے قائداعظم کا نام آنے پر "ہو ہو" کر رہے تھے۔ ایسے لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ قائداعظم اور پاکستان سے مہاجروں کی محبت کو دنیا جانتی ہے۔ معافی مانگنے کی بجائے شور مچا رہے ہیں۔

○ سیلاب کا پانی سندھ پہنچ گیا ہے۔ دریائے سندھ کے تمام حفاظتی بندوں پر دن رات نگرانی کی جارہی ہے۔ لاڑکانہ اور سکرنڈ کے بندوں پر شدید دباؤ ہے۔ گڈو اور سکھر بیراج میں پانی کی سطح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ حکومت سرکاری سودوں میں کرپشن کو قانونی حیثیت دے کر فوج کو بدنام کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ روس سے طیارے کیوں نہیں خریدے گئے۔ میراج طیاروں اور آبدوزوں پر 5 کروڑ بلین ڈالر خرچ آئیں گے۔ فوج کے لئے 2005ء تک کچھ نہیں بچے گا۔ محترمہ بتائیں کہ میراج طیاروں میں کس نے کمیشن لیا۔ کمیشن کور کرنے کے لئے اسے قانونی حیثیت دینے کی بات کی جا رہی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ٹیکس فری گاڑیاں استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم تحریری ضمانت دینے کو تیار ہیں کہ فیصلہ خلاف ہونے کی صورت میں تمام ٹیکس ادا کر دیا جائے گا۔

○ پاکستان بچاؤ تحریک کے زیر اہتمام اپوزیشن کوئٹہ میں جلوس نکال رہی ہے۔ تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔

○ بلوچستان کے بلدیاتی اداروں میں تین ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔

○ لاہور میں مشہور و معروف نیورو سرجن ڈاکٹر بشیر کو رات گیارہ بجے جب وہ کلینک میں مریضوں کو چیک کر رہے تھے مسلح افراد نے زبردستی اغوا کر لیا ملزموں نے رات کے آخری پہر ڈاکٹر بشیر کی رہائی کے لئے تاوان بھی طلب کیا ہے۔ شہر کی ساری انتظامیہ اور پولیس اس واقعے پر ہل کر رہ گئی ہے۔ ایک پولیس افسر نے انتقامی کارروائی کا شبہ ظاہر کیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ افواہوں اور پیشین گوئیوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں۔ میں 8 ویں ترمیم استعمال نہیں کروں گا۔ انہوں نے مختلف وفود سے ملاقات کے دوران امور مملکت کے بارے میں اطمینان کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ میں اپنے فرائض آئین کے مطابق غیر جانبداری سے ادا کرتا رہوں گا۔

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ نظام بدلنے کے لئے عوام کو قربانیاں دینا ہوں گی۔ تحریک انصاف نیا انقلاب لائے گی۔ کرپٹ حکمرانوں اور سیاستدانوں کا احتساب صرف ہم ہی کر سکتے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ملتان کے ترقیاتی ادارے ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے سربراہ (ڈائریکٹر جنرل) کو فوری طور پر ان کے عہدے سے تبدیل کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ملتان میں پانی کی فراہمی کے ادارے واسا کو توڑ کر اسے ملتان کارپوریشن میں ضم کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے شہر کی حالت بہتر بنانے کے لئے دو کروڑ روپے کی گرانٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے کہا ہے کہ سیلاب زدگان کی بحالی جلد مکمل کی جائے گی۔ برآمدات کے فروغ کے لئے تمام غیر روایتی چیزوں پر رعایت بڑھا دی گئی ہے۔ پاکستان کی گولڈن جوبلی تقریبات منانے کے لئے قائداعظم کے قول "کام۔ کام اور بس کام" کا سرکاری سلاگن منظور کر لیا گیا۔

○ سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو دور کے سب سے زیادہ خرچیلے وزیر افضل سندھو اور چوہدری فاروق تھے۔ ایک اخبار نے اس بارے میں ایک دلچسپ رپورٹ شائع کی ہے اور لکھا ہے کہ معاونین خصوصی میں سب سے زیادہ اخراجات سعید منہیس اور سب سے کم راجہ منور نے کئے۔ مشیروں میں سب سے کم خرچ چوہدری اسلم تھے۔ وزراء میں ناظم حسین شاہ، اقبال لنگڑیال، بدرالدین چوہدری، طارق بشیر چیمہ اور مشیر اظہر حسن ڈار نے دو دو گاڑیاں رکھیں جبکہ وہ صرف ایک گاڑی رکھنے کے مجاز تھے۔

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ بھارت نے بند توڑ کر پانی چھوڑا۔ پتہ نہیں وزیر اعلیٰ نکئی نے کس بنیاد پر بیان دیا ہے۔ راوی اور ستلج کے بھارتی علاقے میں اتنی بارشیں نہیں ہوئیں کہ ان دریاؤں کے ڈیم بھرے جاسکیں۔ آئندہ بارش کا امکان بھی نہیں لہذا یہ خطرہ بے بنیاد ہے کہ بھارت کے پانی چھوڑنے سے سیلاب آسکتا ہے۔ وزیر پانی و بجلی نے یہ بیان قومی اسمبلی میں دیا۔

○ قومی اسمبلی ارکان پارلیمنٹ کے خلاف قاضی حسین احمد کے بیان پر وفاقی وزیر خورشید شاہ اور مسلم لیگ (ن) کے شیخ رشید میں جھڑپ ہو گئی۔

○ وفاقی وزیر محنت اکبر لاسی نے قومی اسمبلی میں کہا کہ جماعت اسلامی پر پابندی لگنی چاہئے۔ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا کہ حکومت پابندی کے حق میں ہے۔ وزیر داخلہ نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ بینکوں کے قرضوں کی ادائیگی نہ کرنے پر ایک اخبار کے مالک یوسف شاہین اور سابق چیئرمین پی آئی اے داؤد پوتا کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوج نے گمراہ عناصر کی مداخلت کی باتیں نہیں مانیں۔ تبادلہ خیال کے نئے طریقوں کی وجہ سے فوج کو اثر انداز ہونے کے لئے بغاوت کی ضرورت نہیں رہی۔ ایک امریکہ جریدے ہارورڈ انٹرنیشنل میں ایک مضمون میں وزیراعظم نے لکھا ہے کہ بھارت ایم کیو ایم کے کارکنوں کو تربیت دے کر کراچی میں دہشت گردی کروا رہا ہے۔

○ قاضی حسین احمد نے وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کے بیان کے جواب میں کہا ہے کہ "الحمد للہ میں امین ہوں۔ میرا سرمایہ میرے ضمیر کی آزادی ہے۔" انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے جنرل بابر کی آخری عمر میں ان کو گند اچھالنے کی ڈیوٹی دے دی ہے۔ انہوں نے تفصیل کے ساتھ جنرل بابر کے تمام الزامات کے جواب دیئے۔

○ پنجاب کے حالیہ سیلابوں میں زیادہ تباہی برساتی نالوں کے چڑھنے سے ہوئی۔ 6 ہزار مکانات کو نقصان پہنچا۔ بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ لاہور میں 20 گندے نالے ہیں کارپوریشن کے اہلکار کوڑا نالوں کے قریب پھینک دیتے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے کمشنر سرگودھا قتل کیس کی از سر نو تفتیش کا حکم دے دیا ہے۔ ملزموں نے درخواست کی ہے کہ وزیر اعلیٰ کی طرف سے فوری گرفتاری کے حکم پر پولیس نے کارروائی ڈالنے کے لئے ہمیں گرفتار کر لیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) اور تحریک انصاف (عمران خان کی جماعت) میں پہلا باضابطہ رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

○ وزیراعظم 6- ستمبر کو کراچی کے نیشنل سٹیڈیم میں تقریب سے خطاب کریں گی۔

○ بھارتی الیکشن کمشنر نے اعتراف کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں آزادانہ انتخابات نہیں ہو سکتے۔ سری نگر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امیدواروں کو عسکریت پسندوں سے زیادہ خطرہ ہے۔ ان حالات میں الیکشن صاف ستھرے نہیں ہوں گے۔ لہذا اس سلسلے میں وزیر داخلہ سے بات کی جائے۔

ضرورت ہے
ایک ریٹائرڈ اوورسیر جو تعمیراتی کام کی مہارت رکھتے ہوں۔
ایک چوکیدار۔ ترجیحاً ریٹائرڈ فوجی
مراعات وغیرہ کے لئے رابطہ:
بشارت احمد۔ فیصل آباد
فون نمبر: 740316-041
یا
صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لاویں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
محمود جیولرز ربوہ
فون: دکان: 212381
گھر: 212131
چوہدری محمود احمد راجپوت۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیڈیز جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

امراض جلد گرمی جگر مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کے معالج

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے! پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ